

زہرا نگاہ

(پیدائش: ۱۹۳۶ء)

زہرا نگاہ، اردو ادب کی ایک ممتاز شاعرہ اور ادیبہ ہیں۔ ان کی شاعری میں ان کی انفرادیت، نسوانی لب و لہجہ اور زبان و بیاں کی لطافت کی گہری چھاپ موجود ہے۔ وہ ۱۹۳۶ء کو حیدر آباد دکن (انڈیا) میں پیدا ہوئیں۔ قیام پاکستان کے بعد اپنے خاندان کے ساتھ کراچی منتقل ہو گئیں۔

زہرا نگاہ کا تعلق ایک علمی اور ادبی خانوادے سے ہے۔ ان کے والد محترم قمر مقصود ایک بلند پایہ عالم اور فارسی کے استاد تھے۔ ان کے بھائی انور مقصود اور بہن فاطمہ ثریا بچیا بھی معروف دانش ور اور ادیب ہیں۔

زہرا نگاہ نے کم عمری ہی میں شاعری کا آغاز کیا اور جلد ہی اپنے الگ اسلوب کی وجہ سے اردو ادب کی دنیا میں اپنی پہچان بنائی۔ انھوں نے جگر مراد آبادی کو اصلاح کی غرض سے اپنا ابتدائی کلام دکھایا مگر انھوں نے کہا کہ تمہیں اصلاح کی ضرورت نہیں اور تمہارے کلام میں فطری طور پر پختگی موجود ہے۔

وہ بنیادی طور پر نظم، غزل کی شاعرہ ہیں مگر ان کی نثر بھی گہرے فکری مواد کی حامل ہے۔ ان کی شاعری میں نسوانی جذبات، مشرقی روایات، فلسفہ اور معاشرتی ناہمواریوں کا گہرا شعور ملتا ہے۔ ان کی شاعری کی سب سے بڑی خوبی ان کا سادہ مگر دل نشیں اسلوب ہے۔

ان کے اہم شعری مجموعوں میں ”شام کا پہلا تارا“، ”ورق“ اور ”فراق“ شامل ہیں۔ ان کی شاعری کا کلیات بھی شائع ہو چکا ہے۔ زہرا نگاہ نے مختلف ادبی اور ثقافتی اداروں کے ساتھ وابستگی اختیار کی، جن میں پاکستان نیشنل کونسل آف دی آرٹس (PNCA) بھی شامل ہے۔

زہرا نگاہ نہ صرف ایک شاعرہ ہیں بلکہ ایک دانش ور بھی ہیں۔ ان کی گفت گو، تحریر اور عوامی خطابات میں علم، تہذیب اور بصیرت کی جھلک ملتی ہے۔ ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے انھیں تمغا برائے حسن کارکردگی سے نوازا۔



غزل

مدرسی مقاصد

- طلبہ کو جدید اردو غزل سے روشناس کرانا
- زہرا نگاہ کی شاعری کی مدد سے طلبہ کو جدید غزل کے رجحانات، موضوعات اور اسالیب سے متعارف کرانا
- زہرا نگاہ کی شاعری میں خواتین کے جذبات، مسائل اور معاشرتی تناظرات کو سمجھنا
- طلبہ کو زہرا نگاہ کی غزل کے حوالے سے خواتین کی خود مختاری، سماجی نا انصافی اور نفسیاتی کشمکش جیسے موضوعات پر تبادلہ خیال کرنا

یوں کہنے کو پیرایہ اظہار بہت ہے
یہ دل، دل ناداں سہی خوددار بہت ہے

دیوانوں کو اب وسعت صحرا نہیں درکار
وحشت کے لیے سایہ دیوار بہت ہے

جتا ہے گلی کوچوں میں نقارہ الزام
ملزم کہ خموشی کا وفادار بہت ہے

جب حسنِ تکلم پہ کڑا وقت پڑے تو
اور کچھ بھی نہ باقی ہو تو تکرار بہت ہے

خود آئینہ گر، آئینہ چھوڑے تو نظر آئے
دہکا ہوا ہر شخص بہت ہے

منصف کے لیے ذہنی سماعت پہ ہیں پہرے
اور عدل کی زنجیر میں جھکار بہت ہے

فراق

(مشق)

زہرا نگاہ کی شامل کتاب غزل کو نظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

- i دل کی خوبی اور خامی کے بارے میں شاعرہ نے کیا کہا ہے؟
- ii دیوانگی اور وحشت کے لیے کیا درکار ہے؟
- iii الزامات کے جواب میں ملزم نے کیا حکمت عملی اختیار کی ہوئی ہے؟
- iv کس چیز پر کڑا وقت پڑا ہے؟
- v ”زنجیر عدل“ تبلیغ کی وضاحت کریں۔

درست جوابات کی نشان دہی کریں:

- i زہرا نگاہ کی یہ غزل ان کے شعری مجموعے سے لی گئی ہے:
(الف) ”شام کا پہلا گھٹا“ (ب) ”فراق“ سے (ج) ”گل چاندنی“ سے (د) ”ورق“ سے
- ii نقارۃ الزام بجاتا ہے:
(الف) میدانوں میں (ب) پہاڑوں میں (ج) شہروں میں (د) گلی کوچوں میں
- iii ہر شعلہ رخسار ہے:
(الف) بچھا ہوا (ب) کھلا ہوا (ج) جلا ہوا (د) دھکا ہوا
- iv ملزم وقادار ہے:
(الف) ملک کا (ب) عدالت کا (ج) دوست کا (د) خموشی کا
- v مُنصف کے لیے پہرے ہیں:
(الف) عدالت پہ (ب) اذنِ تکلم پہ (ج) اذنِ سماعت پہ (د) بولنے پہ

اشعار مکمل کریں:

1۔ میں نے کو پیرایہ اظہار بہت ہے

ii) جتنا ہے گلی کوچوں میں نقارۂ انعام

iii) خود آئینہ گر آئینہ چھوڑے تو نظر آئے

4) درج ذیل تراکیب کی وضاحت کریں:

شعلہ زخار

آئینہ گر

حسنِ تکلم

وسعتِ صحرا

پیرایہِ اظہار

5) عبدالحمید عدم نے عدالتی نظام کی کمزوریوں پر بہ زبان زد خاص و عام شعر کہا تھا:

ہم کو شاہوں کی عدالت سے توقع تو نہیں
آپ کہتے ہیں تو زنجیر ہلا دیتے ہیں

اسی شعر سے موازنہ کرتے ہوئے زہرا نگاہ کے درج ذیل شعر کی تشریح کریں:

منصف کے لیے اذنِ سماعت پہ ہیں پہرے
اور عدل کی زنجیر میں جھنکار بہت ہے

6) زہرا نگاہ کی زیر مطالعہ غزل کے قوافی اور ردیف کی نشان دہی کریں۔

7) زہرا نگاہ کی اس غزل میں کون سا شعر بیت الغزل ہے؟ وجہ بھی بتائیں۔

8) زہرا نگاہ کی درج ذیل غزل کو صحتِ تعلق، لے اور آہنگ سے ادا کریں اور نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات بھی تحریر کریں:

ایک تیرا غم جس کو راہ معتبر جانیں
اس سفر میں ہمیں گمراہی کو اپنا ہم سفر جانیں
جس سے کچھ نہ کہ پائیں جانِ گفت و گو ظہر سے
جس سے کم ملیں اس کو سب سے بیش تر جانیں
اپنا عکس بھی اکثر ساتھ چھوڑ جاتا ہے
یہ مالِ خود بینی کاش! شیشہ گر جانیں

تار تار کر ڈالیں، صبر و ضبط کا دامن
زخم زخم دکھلا دیں، ظرف چارہ گر جائیں

سوالات

- i زہرا نگاہ کس کو اپنا ہم سفر کر رہی ہیں؟
- ii ”جس سے کم ملیں اس کو سب سے بیش تر جانیں“ کی وضاحت کریں۔
- iii ”آل خود بینی“ کا مفہوم بیان کریں۔
- iv چارہ گر کا ظرف آزمانے کے لیے شاعرہ کیا کرنا چاہ رہی ہیں؟

تلمیح

تلمیح کا تعلق علم بدیع سے ہے۔ تلمیح سے مراد کلام میں کسی مشہور سیاسی، سماجی، مذہبی یا تاریخی واقعے، کسی آیت قرآنی، حدیث مبارکہ وغیرہ کی طرف اشارہ کرنا ہے۔ تلمیح کی مثالوں میں آتش نمرود، چاہ یوسف، سحر سامری، یسویٰ، صبح ازل، عہد الست، حسن یوسف، شق القمر، چاہ بابل، جوعے شیر وغیرہ زیادہ معروف ہیں۔

آ رہی ہے چاہ یوسف ہے صدا
دوست یاں تھوڑے ہیں اور بھائی بہت (اقبال)

کشتی مسکین و جان پاک و دیوار یتیم
علم موسیٰ بھی ہے تیرے سامنے حیرت فروش (اقبال)

سرگرمیاں برائے طلبہ

- زہرا نگاہ کی غزل کا تقابل جدید شاعرات (مثلاً پروین شاکر، فہمیدہ ریاض) کے ساتھ کریں۔ اساتذہ کرام مدد کریں۔
- زہرا نگاہ کی غزل میں سے کوئی شعر منتخب کریں اور اس کے خیال پر کوئی مختصر کہانی تحریر کریں۔
- زہرا نگاہ کی غزل کے پسندیدہ اشعار کو پوسٹر، ڈیجیٹل آرٹ یا کیلی گرافی کی شکل میں پیش کریں۔

اشارات تدریس

- زہرا نگاہ کے عہد، ان کے شعری اسلوب اور معاصر ادب میں ان کے ادبی مقام و مرتبے کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کریں۔
- غزل ”یوں کہنے کو پیرایہ اظہار بہت ہے“ میں شامل مشکل الفاظ و ترکیب کی وضاحت کریں نیز فارسی، عربی زبان کے اثرات پر بھی روشنی ڈالیں۔
- زہرا نگاہ کی شاعری کو عورت کی آواز کے طور پر مطالعہ کرنے کی تاکید کریں۔